Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ — بروز اتوار
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۸ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ، ۲۳ شہادت ۱۳۵۱ ہش ، ۲۳ اپریل ۱۹۷۲ء | نمبر ۹۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۲ ر شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ۔

ربوہ ۔ ۲۲ ر شہادت ۔ کل بروز جمعۃ المبارک مسجد مبارک میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ آج ایک تاریخی دن ہے جبکہ ایک لمبے عرصہ کے بعد ملک میں عوام کی حکومت کا سورج طلوع ہو رہا ہے ۔ جس نسل نے پاکستان قائم کیا تھا اس نے بڑی بڑی قربانیاں دیں لیکن وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس قابل نہ ہوئی کہ وہ ملک کی مظلوم مخلوق کے دکھوں کا مداوا کر سکتی اور پاکستان میں عوام کی مستحکم حکومت قائم کر کے اسے ترقی اور خوشحالی کی راہ پہ ڈال دیتی ۔ اب حکومت کی ذمہ داریاں گذشتہ انتخاب کے نتیجہ میں ملک کی نوجوان نسل پر آ پڑی ہیں ۔ ہمیں ایک مذہبی اور روحانی جماعت ہونے کی وجہ سے خصوصیت کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اس نسل کو اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں پورا کرنے کی توفیق دے ۔ حضور نے فرمایا ملک کے مستقبل کے متعلق قومی اسمبلی میں جو مشورے اور فیصلے ہوئے اُن کو عملی جامہ پہنانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ پوری طاقت اور پختہ ارادے اور عزم کے ساتھ ان پر عمل کیا جائے اور ساتھ ہی اپنے آپکو بے حقیقت سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر توکل سے بھی کام لیا جائے تاکہ غرباء کے حقوق کے تحفظ کے جو سامان انکی سیاست پر نمودار ہوتے ہیں ان سے صحیح معنوں میں فائدہ اُٹھایا جا سکے اور ملک کے تمام افراد اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نبھانے کی توفیق پائیں ۔

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

۲۷ اپریل کو منعقد کئے جائیں

تمام جماعتوں کی اطلاع کیلئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۷ اپریل کو منعقد کیا جائے ۔ اس جلسہ کا اہتمام شایانِ شان طور پر کیا جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاوے ۔ جلسہ کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوائی جاویں ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے جس کا نام شجرِ اسلام ہے

تم استقامت سے اس درخت کی حفاظت کرو اور سچے مُسلمان کا نمونہ بن کر دِکھاؤ!

"اِسلام کی رُوح اور اصل حقیقت تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف وہ انسان کو عطا کرتا ہے ۔ خُدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ آسمان سے انعام و اکرام ملتے ہیں ۔ جب انسان اس مرتبہ اور مقام پر پہنچ جاتا ہے تو اس کی نسبت کہا جاتا ہے اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جو کامل ترقی پا کر اپنے ربّ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نجات پائی ہے ۔

غرض جب کہ یہ حالت ہے اور اسلام کے دُنیا میں آنے کی یہ غرض اور غایت ہے اور نجات کی حقیقت بغیر اسکے متحقق نہیں ہوتی تو ہماری جماعت کو کس قدر فکر کرنا چاہیئے کہ وُہ ان باتوں کو جب تک حاصل نہ کریں اُس وقت تک بے فکر اور مطمئن نہ ہو جاویں ۔ مَیں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت ایک درخت کی طرح ہے وہ اصلی پھل جو شیریں ہوتا اور لذّت بخشتا ہی نہیں آیا ۔ ... ایسی حالت میں حفاظت کی کس قدر ضرورت ہے ؟ پس تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت کی حفاظت کرو ۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے اور وہ درخت اسلام کا شجر ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے ۔ اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو یہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ ۔ اور دُوسرا پہلو یہ ہے کہ اس کی خوبیوں اور کمالات کو دُنیا میں پھیلاؤ ۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۲ و ۳۲۳)

مخلص اور وفادار جماعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کے صدق اور اخلاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے ۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کیلئے مَیں انکو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں ۔ اور مَیں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار" (ملفوظات جلد اوّل)

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

آج ہمارے دِل اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے لبریز ہیں کہ اس نے ہمیں ایک نئی بڑی اور اچھی مسجد عطا فرمائی ہے

دراصل صرف تین مسجدیں ہیں جنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجدیں کہا جا سکتا ہے باقی سب مساجد ان کی اظلال ہیں

تم اپنی نیتوں کو ایسا بناؤ کہ وہ ہمیشہ تعمیر بیت اللہ کے مقاصد کی طرف متوجہ اور مائل رہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ امان ۱۳۵۱ھش مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۷۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیات پڑھیں:۔

"وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"

"رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

"وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ (البقرہ: ۱۲۸ تا ۱۳۰، ۱۵۱-۱۵۲)

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ (الجن: ۱۹ تا ۲۱)

اور پھر فرمایا:

"کچھ گونج پیدا ہو رہی ہے کیونکہ لاؤڈ سپیکر کا انتظام عارضی ہے اور یہ دیکھنے کے لئے کہ کس قسم کے لاؤڈ سپیکر یہاں زیادہ اچھے رہیں گے اس پر کافی وقت لگتا ہے۔ ان شاء اللہ اس کا مستقل انتظام ہو جائے گا۔ کل میں نے بھی آ کر چیک کیا تھا۔ مسجد کے بعض حصوں میں آواز صاف نہیں پہنچی۔ پوری توجہ سے سننے کی کوشش کریں جتنا سمجھ سکتے ہیں سمجھیں جتنا اخذ کر سکتے ہیں اخذ کریں ویسے تو ایک مومن کا دل ہر وقت ہی اپنے رب کی حمد سے بھرپور رہتا ہے مگر آج

ہمارے دِل

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا سے اس لئے بھی لبریز ہیں کہ اس نے اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کے بہت سے دوستوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے اس مسجد کے لئے مال بھی دیا۔ وقت بھی دیا۔ توجہ بھی دی اور محنت بھی کی اور ساری جماعت نے دعائیں بھی کیں۔ جس کے نتیجہ میں ہمیں ایک نئی اور بڑی اور اچھی مسجد مل گئی ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

تاہم یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ آئندہ پانچ دس سال تک یہی مسجد ہمارے لئے کافی رہے گی لیکن چونکہ سامنے جلسہ سالانہ کا میدان ہے اس لئے امید ہے کہ کچھ وقت تک یہی مسجد ربوہ کی بڑی مسجد بنی رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے گا تو اور مسجدیں بھی بنتی رہیں گی۔

دراصل

مسجدیں صرف تین ہیں

باقی مسجدیں تو ان کے اظلال ہیں اور یہ تین مساجد حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مساجد ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے۔ ان میں سے پہلی مسجد تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کی بعثت کے وقت بنوادی تھی اور جسے ہم مسجد حرام بھی کہتے ہیں، خانہ کعبہ بھی کہتے ہیں اور بیت اللہ بھی کہتے ہیں۔ ویسے جہاں تک بیت اللہ کا تعلق ہے وہ تو ایک لحاظ سے ساری مساجد ہی بیت اللہ ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ

لیکن مسجد حرام کو بیت اللہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش سے بھی ہزارہا سال قبل آپؐ کے لئے بنوادی تھی دوسری مسجد جو حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق رکھتی ہے وہ مسجد نبوی ہے اور وہ مدینہ میں ہے ——— تیسری مسجد معنوی لحاظ سے دور کے زمانے کی ایک مسجد ہے جسے مسجد اقصیٰ کہا جاتا ہے۔ وہ مسجد بھی ہے اور تعبیری معنی میں مسجد کی علامت بھی ہے تاہم اس کا تعبیری پہلو زیادہ نمایاں ہے۔ یعنی امت محمدیہ میں سے جس شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت کی اور آپ کے عشق میں سب سے زیادہ سوزاں رہا اور خدا تعالیٰ کی راہ جس نے سب سے زیادہ قربانیاں دیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت سے اور آپ کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے جو بزرگ گزرے ہیں (جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات کے جو زندہ جلوے دیکھے) اُن میں سے جس نے سب سے زیادہ حسین اور سب سے زیادہ احسان سے پُر جلوے دیکھے وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب مہدی معہود ہے جس کا زمانہ قرب قیامت کا زمانہ اور آخری زمانہ ہے۔ اس لئے اس کی مسجد کو بھی حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مسجد قرار دیا ہے۔ حدیث میں اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں ہے۔ پھر کسی وقت مجھے یا کسی اور دوست کو موقع ملا تو وہ بڑی وضاحت کے ساتھ یہ باتیں جماعت کے سامنے رکھ دیں گے یا اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق عطا فرمائی تو میں بتاؤں گا یہ باتیں ہماری تعلیم۔ ہمارے لٹریچر اور کتب سلسلہ میں پائی جاتی ہیں۔

بہرحال حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین مسجدیں ہیں۔ ایک وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے ہزارہا سال پہلے بنی نوع انسان سے بنوائی تھی اور پھر اس کی مرمتیں ہوتی رہیں اور جب اس کے نشان مٹ گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم دیا گیا کہ وہ اسے از سر نو تعمیر کریں کیونکہ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ قریب ہے اور چونکہ آپؐ کی عظمت اور آپ کا جلال ایسا ہے کہ اس کا انسانی ذہن احاطہ نہیں کر سکتا اور آپ کا نور اتنا عظیم ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بھی جب

مستقبل کے افق پر

نگاہ ڈالی تو انہوں نے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی جھلک کو دیکھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے بھی زیادہ روشنی افق پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی دیکھی۔ اگرچہ اڑھائی ہزار سال بعد میں یہ سورج اپنی ظاہری شکل اور پوری شان میں دنیا پر ظاہر ہوتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی ایک جھلک دکھا دی تھی اور فرمایا تھا کہ یہ نور اب بہت قریب ہے اتنا قریب ہے کہ گویا روشنی کے مینارہ کی طرح نظر آ رہا ہے

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا گیا تھا کہ اب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بہت قریب ہے اس لئے یہ مسجد ہے۔ اس کے نشان مٹے ہوئے ہیں تم اسے ڈھونڈ کر دو ہمیں (اللہ) نے اسے اپنے حکم کے ماتحت اور اپنی منشاء کے مطابق ایک پاک وجود اور اپنے پیارے محبوب کیلئے بنی آدم کے ذریعہ بنوایا تھا اور اس کے ذرے ذرے پر میری برکات نازل ہو رہی ہیں۔ تم اسے از سر نو تعمیر کرو کیونکہ جس کی یہ مسجد ہے اس کو عنقریب دے دی جائے گی۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک تو وہ مسجد ہے جو خدا تعالیٰ نے بنوا کر آپؐ کو بالکل اسی طرح عطا فرمائی جس طرح ایک باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دیتا ہے یا جس طرح پیار کرنیوالا رب اپنے بہت ہی پیارے اور پیار کرنیوالے بندے کو عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ جب آپ کی بعثت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ لو مسجد، اس میں میری عبادت بجالاؤ۔ آپ کی دوسری مسجد مدینہ کی مسجد تھی جو کہ خود حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنوائی اور تیسری مسجد آپؐ کے محبوب ترین روحانی فرزند مہدی معہود کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ لیکن اس میں نمایاں پہلو تعبیری ہے۔ گو علامت کے طور پر اس مادی دنیا میں مادی ذرائع سے اور ظاہری طور پر اینٹوں اور گارے وغیرہ سے بھی بنی ہے لیکن اصل یہ ہے کہ وہ

آخری زمانہ کی مسجد

ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مہدی معہود تمہاری زندگی میں یا جس نسل میں بھی پیدا ہو اور وہ تمہیں ملے تو میری طرف سے اسے سلام پہنچا دینا اور معنوی طور پر اس میں اپنی تیسری مسجد کا ذکر ہے جس کے معنی یہی ہیں کہ گویا کہ تمہاری مسجد کو میں نے اپنی مسجد قرار دے دیا ہے۔ یہ بھی پیار کا ایک اظہار ہے۔ اس لئے کہ جو کام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا جاتا تھا۔ وہی کام آپ کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ لیا جانے والا ہے۔ گو اسی کام میں آپ کے ماتحت ہزاروں جرنیل پیدا ہوئے ہر زمانے میں ہزاروں پیدا ہوئے لیکن جس طرح آپ کے زمانہ میں اسلام اس وقت کی ساری دنیا پر غالب ہوا۔ اسی طرح آپؐ کی بعثت ثانیہ (جسے ہم اسلام کی نشاۃ ثانیہ بھی کہتے ہیں) کے زمانے میں بھی اسلام نے ساری دنیا پر غالب ہونا ہے اور غالب ہونا ہے آپ کے محبوب ترین روحانی بیٹے اور آپ کے جرنیلوں میں سے عظیم ترین جرنیل کے ذریعہ جس کے سپاہی ہیں اور تم ہو۔

پس یہ وہ

تین مسجدیں

ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجدیں کہلاتی ہیں۔ باقی تمام مساجد تو ان کے ظل ہیں۔ یہ مسجد بھی ظل ہے۔ اصل میں تو وہی تین مسجدیں ہیں اور اصل ہیں تو انہی کے ساتھ حقیقی طور پر اور بلاواسطہ ان برکات اور فیوض کا تعلق ہے۔ جن کی بنیادی اینٹ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہے آپؐ کی ذات مجسم نور

اور انتہائی بلند اور ارفع ہے۔ در اصل جہاں تک

روحانیت کا تعلق

ہے۔ ہمیں ہر طرف (حضرت) محمدؐ، محمدؐ، محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی نظر آتے ہیں آپؐ کے علاوہ تو کوئی نظر نہیں آتا۔ کوئی آپؐ سے پہلے آیا تو اس نے بھی آپ ہی کے طفیل روحانی فیوض اپنے رب سے حاصل کئے اور کوئی بعد میں آیا تو اس نے بھی روحانی فیوض آپ ہی کے ذریعہ حاصل کئے۔

اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو یہ حکم دیا کہ برکتوں کا سرچشمہ اور فیوض کا منبع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ میں نے آپ کے ذریعہ بنی نوع انسان کے لئے قرب کی راہیں کھول دی ہیں۔ قرب کی ان راہوں میں ایک بڑی راہ "الصلوٰۃ" یعنی نماز ہے جسے اس کی شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہوتا ہے اور نماز کی ادائیگی کا تعلق مساجد سے ہے اس لئے فرمایا تم مسجدوں میں اکٹھے ہو کر اجتماعی طور پر اپنے

ربّ کے حضور جھکو

تاکہ وہ برکات تم پر نازل ہوں۔ جن کا اجتماعی رنگ میں امت محمدیہ کو وعدہ دیا گیا ہے اور جن کی بشارتیں ملی ہیں۔

چنانچہ یہ حکم ان آیات میں ہے جو ابھی میں نے پڑھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ۔

دوسرے اس آیت میں فرمایا۔

لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ۔

اور تیسرے فرمایا۔

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي۔

اور چوتھے فرمایا۔

وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ

اور پانچویں فرمایا۔

وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو۔ تمہیں اپنی زندگی کا یہ مقصد کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ تمہاری بہتری کے تمام سامان اور تمہارے مقاصد کی یاد دہانی کرانے والی ساری علامتیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد حرام یعنی بیت اللہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

کچھ عرصہ ہوا میں نے بیت اللہ پر متواتر کئی خطبات دیئے تھے جو چھپ چکے ہیں۔ ان خطبات میں میں نے بتایا تھا (اور جن کے بتانے کا مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن ملا تھا) کہ مسجد حرام کے ساتھ

تیئیس مقاصد

وابستہ ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان کے لحاظ سے یا زمان کے لحاظ سے (دونوں پہلو اس کے اندر آتے ہیں) تمہیں اپنی وجہہ یعنی توجہ کو مسجد حرام کی طرف رکھنا چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ فرمایا۔

وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (الرحمٰن: ۲۸)

اس کے معنے کرتے ہوئے امام راغب نے مفردات میں لکھا ہے۔

"جو باقی رہنے والی چیز ہے وہ ایسے اعمال صالحہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کئے جاتے ہیں۔ یعنی وہ اعمال صالحہ جنہیں انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر بجا لاتا ہے وہ گویا "وَجْهُ رَبِّكَ" کے مترادف ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جو کوشش کی جاتی ہے وہ قائم رہتی ہے اور باقی تو ہر عمل ضائع ہو جاتا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک اور جگہ فرماتا ہے۔

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ۔ (القصص: ۸۹)

امام راغب نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ

"كُلُّ مِنَ الْأَعْمَالِ هَالِكٌ وَبَاطِلٌ إِلَّا مَا أُرِيدَ بِهِ اللّٰهُ"

یعنی انسانوں کے اعمال میں سے ہر عمل ہلاک ہونیوالا اور یعنی اور باطل ہے سوائے اس عمل کے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس اس اعتبار سے فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ کے یہ معنے ہونگے کہ تم اپنے قبلوں کو ایسا بناؤ کہ وہ ہمیشہ

تعمیر بیت اللہ

کے مقاصد کی طرف متوجہ اور مائل رہیں۔ تمہیں چاہیئے کہ تعمیر بیت اللہ کے سلسلہ میں قرآن کریم میں جو مقاصد بیان ہوئے ہیں تم اُن سے نظر نہ ہٹاؤ۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ۔ عملاً ظاہری طور پر بھی خانہ کعبہ کی حکومت تمہیں مل جائے گی۔ اس لئے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعوےٰ تو یہ ہے کہ میں ابراہیمی دعاؤں کا پھل اور ثمرہ ہوں۔ اگر میری بعثت کے مقاصد میں بنی نوع انسان کی دینی اور دنیوی ترقیات اور رفعتوں کے حصول خانہ کعبہ کے مقاصد میں بیان ہوئے ہیں اور جن کے آخر میں یہ دعا کروائی تھی کہ ایسا نبی ہو جو تزکیہ کرنے والا، حکمت سکھانے والا، آیات بیان کرنے والا ہو وغیرہ اس سچے دعوےٰ کے ہوتے ہوئے اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خانہ کعبہ پر کوئی غیر مسلم یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کے علاوہ اور کوئی قابض رہے

پس ایک تو اس میں [illegible] دوبارہ اس کو حاصل کرنے کی سعی کا بھی ذکر ہے کیونکہ اس کے بغیر تو وہ وعدے پورے نہیں ہوتے اور الزام آتا ہے یعنی اگر ایسا نہ ہوا تو غیر لوگ یہ الزام لگائیں گے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم ابراہیمی دعاؤں کے نتیجہ میں مبعوث ہوئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ وہ مسجد حرام، وہ بیت اللہ جو حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ از سر نو تعمیر کروایا گیا تھا اور اس کے جو مقاصد بیان ہوئے تھے ان کے ساتھ تمہارا عملاً کوئی تعلق نہیں وہ تو غیر کے ہاتھ میں ہے۔ فرمایا یہ تو تمہیں ملے گا۔ تمہیں ملنا چاہیئے مگر اس کے لئے تمہیں جدوجہد کرنی پڑے گی اور تمہیں جدوجہد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ پورا ہو گیا لیکن ابھی بات ختم نہیں ہوتی۔ اصل بات تو یہ ہے کہ تمہاری توجہ قیامت تک اس خانہ کعبہ کی طرف رہنی چاہیئے۔ تمہاری نگاہ ہمیشہ اس کی طرف اٹھنی چاہیئے تاکہ تمہیں معلوم ہوتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس

عظمت اور جلال

کا اعلان

بنی نوع انسان کے سامنے کیا ہے، آپ اس کے مستحق ہیں کیونکہ آدم کے وقت میں، پہلے نبی کے وقت میں جو انسان کی طرف آیا، اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک گھر تیار کر دیا اور ہزارہا سال تک اس کی حفاظت کروائی۔ جب آپ کی بعثت کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اس کھوئے ہوئے خزانہ کو ڈھونڈیں چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی وحی کے ذریعہ انہوں نے اسے ڈھونڈ نکالا اور پھر اللہ تعالےٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ اس کا از سر نو تعمیر کرو۔ کیونکہ جس کی یہ چیز ہے وہ مبعوث ہونے والا ہے۔

پس اس دعوےٰ کے بعد مسجد حرام یعنی خانہ کعبہ یا بیت اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں کے سوا کسی اور کے پاس رہ ہی نہیں سکتا اس حقیقت کو جاننے کے بعد وہ مسلمان بڑا ہی ناشکرا ہوگا جو اس کی طرف اپنے وَجْہ کو نہیں کرتا۔ یعنی اپنی توجہ کو اس طرف نہیں رکھتا اور اپنے اندر یہ احساس نہیں پیدا کرتا کہ ہماری ساری ترقیات کا راز ان مقاصد کے حصول کی کوشش میں ہے جو خانہ کعبہ کے تعلق میں بیان کئے گئے ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! خانہ کعبہ کی تعمیر کے جملہ مقاصد حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے رہو تاکہ تم پر دشمن کا کسی طور پر بھی الزام نہ آئے۔ نہ ظاہری طور پر کہ خانہ کعبہ تمہارے پاس نہیں اور نہ روحانی طور پر کہ دعویٰ تو کرتے ہو مگر تم اس کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گذارتے اس واسطے تمہارا یہ فرض ہے کہ

"فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ"

تم ہمیشہ اپنی نیت اور مقصد یہ رکھو کہ خانہ کعبہ کے ساتھ جو برکات اللہ تعالےٰ نے رکھی ہیں، یا خانہ کعبہ کے جو مقاصد اس نے بیان فرمائے ہیں۔ ہم اُن مقاصد کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے۔

پھر اللہ تعالےٰ کے اس عظیم اور نہایت پُر جلال فعل کو دیکھیں کہ اس نے کس طرح ہزارہا سال پہلے ایک منصوبہ بنایا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابرکت ظہور کا۔ جس سے آپ کی عظمت اور جلال بھی ظاہر ہوتا ہے انسانوں کو پتہ ہی نہیں تھا۔ انبیاء علیہم السلام کو اس نور کی فقر ایک جھلک دکھائی گئی تھی علم الٰہی میں اس نور کا اِدھر بھی اور اُدھر بھی پرتو پڑ رہا تھا۔ ایک روشنی تھی جو ماضی کو بھی منور کر رہی تھی۔ ایک روشنی تھی جو مستقبل کو بھی روشن کر رہی تھی۔ اور قیامت تک پھیلی ہوئی تھی۔ باوجود اس کے کہ ایک لحاظ سے آپ اس مادی دنیا کے مادی بشر تھے مگر روحانی طور پر آپ کی عظمت اور جلال کا اظہار دیکھو۔ فرمایا میرا وہ محبوب آدم ہے جو انسانیت کا نچوڑ ہوگا۔ وہ میرے قریب تر ہونے والا ہے اور عملاً قریب تر رہے گا۔ کیونکہ روحانی طور پر آپ کی زندگی ماضی حال اور مستقبل پر اثر انداز ہے ایک ابدی حیات۔ باقی جب سے اور جب تک خدا تعالےٰ نے چاہا آپ کو زندگی عطا فرمائی۔ ہم تو عاجز بندے ہیں۔ ہمارا تخیل تو ان چیزوں کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

بہرحال زمانہ ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ پہلے نبیؑ کے وقت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا اظہار ہونا شروع ہو گیا تھا اور علم الٰہی میں تو یہ ہمیشہ سے موجود ہے۔

پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس عظمت اور جلال کو دیکھنے کے بعد کیا تم غیر اللہ سے ڈرو گے اور تمہارے دل میں اُن کا خوف پیدا ہوگا۔ تم خدا تعالےٰ سے ڈرو جس نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکات کو دنیا میں پھیلانے اور بڑھانے کے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے انسانوں کے ذریعہ اپنا کام شروع کر دیا تھا اور کہا تھا کہ میرا پیارا آنے والا ہے تم اس کے لئے تیاری کرو اور پھر اس کی عظمت کو دیکھو کہ ہزارہا سال تک ایک نبی کے بعد دوسرا نبی، ایک قوم کے بعد دوسری قوم اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی رہی لیکن اللہ تعالےٰ کی جو سکیم تھی وہ جاری رہی۔ پس یہ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار ہے۔

اب خانہ کعبہ اور اس کے مقاصد کے ذکر میں اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد خالی از حکمت نہیں ہے کہ

"فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ"

یعنی غیر اللہ سے نہیں ڈرنا۔ صرف میرا خوف تمہارے دل میں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ جیسا کہ ہم میں سے سب چھوٹے بڑے جانتے ہیں اور یہ بات اکثر ان کے کانوں میں پڑتی رہتی ہے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اللہ تعالےٰ کا خوف ہے تو اس سے ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دل میں یہ خوف ہے کہ کہیں خدا تعالےٰ ہم سے ناراض نہ ہو جائے ہمارے دل میں یہ خوف پیدا ہوتا ہے کہ کہیں ہم اپنے گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے خود کو اللہ تعالےٰ کی ان نعمتوں سے محروم نہ کر دیں جنہیں وہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل ہمیں عطا کرنا چاہتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا یہی خوف ہے جو ہمیں ہر وقت لاحق رہتا ہے اللہ تعالےٰ کی اس عظمت اور جلال کا خوف رہتا ہے جس کے احساس سے انسان خود کو اور ہر دوسری مخلوق کو لاشئ محض سمجھتا ہے۔ فرمایا تم نے اس عظمت اور جلال کو خانہ کعبہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود میں دیکھا ہے اس لئے فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِيْ۔ کسی اور سے نہ ڈرنا۔ مجھ سے ڈرتے رہنا۔ پھر فرمایا قرآن کریم میں ہم نے خانہ کعبہ کے جملہ مقاصد بیان کر دیئے ہیں۔ اس سے ہر عقلمند آدمی یہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ سارا منصوبہ بنی نوع انسان کی بھلائی اور رفعتوں کے لئے ہے اور یہ اس لئے بیان کیا گیا ہے کہ وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِيْ عَلَيْكُمْ تاکہ میں اپنی کامل نعمتیں تم پر بارش کی طرح نازل کروں اور اس اتمام نعمت کے نتیجہ میں وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ تم [illegible]

فلاح اور کامیابی

حاصل کرو کہ جس سے بہتر اور جس سے بڑھکر اور کوئی کامیابی ہو ہی نہیں سکتی جن آیات میں خانہ کعبہ کے مقاصد بیان ہوئے ہیں ان کے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کی دعا کی گئی ہے۔ جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان میں اس دعا کی قبولیت کا ذکر ہے۔ فرمایا:

"كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

تا انسان کو یہ یاد دہانی کرائی جائے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ کے اصل معنے کیا ہیں۔

قرآن کریم کی ہر آیت کے ایک سے زائد بطون اور بہت سے معانی ہوتے ہیں۔ لیکن مضامین اور معانی کا جو سلسلہ میں اس وقت بیان کر رہا ہوں اس میں فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ کے معنے کی وضاحت کے لئے آگے یہ نتیجہ آگیا ہے کہ یَتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَیُزَکِّیْکُمْ وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ فرمایا وہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ وہ خدا کا پیارا اور محبوب جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ اور امیدوں کا مرکز اور جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیش گوئیوں پیش خبریوں اور بشارتوں کے مطابق مبعوث ہونا تھا، وہ آگیا۔ اور جن مقاصد کے لئے اسے مبعوث کیا جانا تھا اُن مقاصد کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا۔ اس لئے فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ تم اُن مقاصد کو نظر انداز نہ کر دینا ورنہ تم پر الزام بھی آئے گا۔ تم شیطان کے حربوں سے نقصان بھی اٹھاؤ گے۔ اتمام نعمت کے راستے میں روکیں بھی پیدا ہوں گی۔ اور اس طرح تم آخری فلاح حاصل نہیں کر سکو گے۔ لیکن اگر تم نے اپنی پوری توجہ، خلوص نیت اور پختہ عزم کے ساتھ ان مقاصد کو یاد رکھا اور ان کے حصول کے لئے کوشش کی جن کا تعلق خانہ کعبہ کی تعمیر کے ساتھ ہے تو پھر یاد رکھو! دُنیا تم پر الزام نہیں دھر سکے گی۔ کیونکہ تم سے

خدا تعالیٰ کا پیار

اور اس کی محبت کا سلوک دنیا کے سارے الزاموں کو مٹا دے گا۔

پس تم اس پیار کو حاصل کرو۔ دنیا اگر اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْھُمْ کی رو سے ظلم کی راہ اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کے پیار کو دیکھتے ہوئے بھی تم پر الزام لگائے تو تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ کیونکہ بصارت رکھنے والی دنیا، آنکھیں رکھنے والی دنیا اور عقل رکھنے والی دُنیا اعتراض نہیں کر سکے گی۔ دُنیا یہ اعتراض نہیں کر سکے گی کہ تم ان مقاصد کو بھول گئے ہو یا یہ کہ اس زمانے میں خانہ کعبہ تمہارے قبضے میں نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا مسلمانو! خانہ کعبہ یا بیت اللہ تمہیں ملے گا۔ اور پھر قیامت تک تمہارے پاس رہے گا۔ لیکن جن ذمہ داریوں کا تعلق خدا تعالیٰ کے اس گھر سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تحفۃً اپنے پیارے بندے، اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیا تھا۔ ان ذمہ داریوں کو ہمیشہ اپنی نگاہ میں رکھنا۔ ان کو کبھی نظر انداز نہ کر دینا۔ پھر سوائے ظالموں کے کسی اور کا تم پر اعتراض نہیں رہے گا۔ کوئی حجت نہیں ہوگی۔ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے دیکھنے لگو گے۔ پھر اندھیرے تمہاری نگاہ کے سامنے نہیں آئیں گے۔ کیونکہ جب تم اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کر لو گے تو پھر تم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے

جلال کے جلوے

دیکھو گے اور تم پر اس کی نعمتیں نازل ہوں گی فرمایا وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْکُمْ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہونے والی امت (جسے ہم امت مسلمہ کہتے ہیں) تم پر اتمام نعمت ہو جائے گی۔ پھر دُنیا یہ ماننے پر مجبور ہو جائے گی کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تمام بنی نوع انسان اور تمام مخلوق کے رب نے وہ پیار جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس امت سے کیا وہ پیار اور کسی سے نہیں کیا۔ پھر فرمایا وَلَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ اس پیار کے نتیجہ میں کامل اور آخری کامیابی تمہیں نصیب ہوگی۔ مگر دامنِ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ایک دفعہ پکڑ کر پھر اس کو چھوڑنا نہیں۔ پھر تم خدا تعالیٰ کی آنکھوں میں اپنے لئے وہ پیار دیکھو گے جو دُنیا کے سارے خزانوں اور دنیا کی ساری نعمتوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ پھر تمہیں کسی کی کیا پرواہ رہے گی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک ذمہ داری تم پر یہ بھی ہے کہ اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ۔ فرماتا ہے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ تین مساجد جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہیں ان کے ظل کے طور پر مساجد بھی بنائی جائیں (اگر وہ مسجد ضرار نہ ہوں یعنی وہ مسجدیں جن کے متعلق قرآن کریم میں دوسری[1] جگہ ذکر آیا ہے بلکہ ایسی مساجد ہوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی (توبہ ۱۰۸) یعنی جو پہلے دن ہی خلوص نیت کے ساتھ، اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اس کی رضا کے حصول کے لئے، اس سے ڈرتے ہوئے اور اس کی پناہ میں آنے کی غرض سے بنائی جاتی ہیں۔ ایسی مسجدوں کے متعلق خدائی فیصلہ یہ ہے کہ ان کے دروازے ہر موحّد کے لئے کھلے ہیں۔ خواہ وہ اسلام قبول کرتا ہو یا نہ کرتا ہو۔ وہ موحّد ہونا چاہیئے۔

پس یہ وہ

عمل کا مقام

ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق عمل کیا جائے تو یہ امر ہر قسم کے شر اور فساد کو دُور کرنے والا ہے۔ لیکن اس بات کو پھر واضح کر دیا۔ فرمایا یاد رکھنا لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا خدا کے اس گھر میں غیر اللہ کی عبادت نہیں ہوگی۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کے راستے میں بھی روکیں پیدا کی جائیں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ یعنی مساجد کے دروازے خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر بند کر دیئے جائیں گے وہ پرستش کرنے والے جن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ ہوگی۔ مگر وہ جو آنکھوں سے محروم ہیں۔ وہ جن کو بصارت عطا نہیں ہوئی اور وہ جن کو روحانی طور پر فراست نہیں ملی وہ ایسے لوگوں پر بھی خدا تعالیٰ کی مسجدوں کے دروازے بند کریں گے جن کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت کی آگ سے سوزاں ہوں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم اس شخص پر مسجد کے دروازے بند کرتے ہو جو علی الاعلان یہ کہتا ہے اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والا ہوں۔ اس لئے ہر وہ شخص جو

خدائے واحد و یگانہ

کی پرستش کرنا چاہتا ہے اس کے لئے مساجد کے دروازے کھلے ہیں۔ پھر فرمایا تم اس شخص پر مسجد کے دروازے بند کرتے ہو جو کہتا ہے وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اَحَدًا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے نظارے دیکھنے کے بعد شرک کرنے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

پس ہر وہ شخص جو موحد ہے ہم اس کو یہ کہتے ہیں کہ شرک کی باریک راہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہ اور ہماری مسجدوں میں آتا رہ اللہ تعالیٰ ہمارے طفیل شاید تمہاری بھلائی کے سامان بھی پیدا کر دے گا۔

غرض یہ بھی ایک مسجد ہے جو مساجد نبوی کے ظل کے طور پر بنائی گئی ہے۔ یہ ایک اور مسجد ہے جس کے بنانے کی کوشش اور جس کے بنانے میں محنت کرنے والوں کا ایک حصّہ تو یقیناً ایسا ہے جنہوں نے شروع ہی سے تقویٰ کے طریق پر اور دعاؤں کے ساتھ اِس مسجد کے ذرہ ذرہ میں برکت ڈالنے کی کوشش کی۔ جب کہ دوسرے حصے کے متعلق ہم یہ حُسن ظن رکھتے ہیں کہ اگر انہوں نے اس سلسلہ میں پیسے دیئے تو وہ نیک نیتی کے ساتھ دیئے۔ اگر محنت کی تو وہ صدق دل کے ساتھ کی اور اگر وقت دیا تو وہ خلوص نیت کے ساتھ دیا تا کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس عمارت کو اُن کے لئے الٰہی برکتوں کا موجب، اسکی رحمتوں کے حصول کا ذریعہ، اس کے فضلوں کو جذب کرنے کا سبب بنا دے۔ ہماری یہ دُعا ہے کہ خدا کرے ہم سب کی دعائیں قبول ہو جائیں۔ خدا کرے ہم سب کی محنتیں بار آور ہوں۔ خدا کرے ہم سب کی قربانیاں اور ہمارا ایثار اور ہماری کوششیں مقبول ہوں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ان رحمتوں سے نوازے۔ جن رحمتوں سے نوازنے کا وعدہ اس نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اتمام نعمت کی بشارت دے کر فرمایا تھا۔ (اللھم آمین)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

[1] وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ (التوبۃ:۱۰۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر بھٹو نے راولپنڈی کے تاریخی جلسۂ عام میں اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا

پاکستان اپنے جنگی قیدیوں کے مسئلہ پر بھارت کو سودے بازی کی اجازت نہیں دیگا

راولپنڈی ۲۱ اپریل۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے آج راولپنڈی کی ریس کورس گراؤنڈ کے تاریخی جلسۂ عام میں جس میں کئی لاکھ اشخاص نے شرکت کی نئے عبوری آئین کے تحت اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ حلف اٹھانے کے بعد آپ نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جنگی قیدیوں کا مسئلہ ایک خالصۃً انسانی مسئلہ ہے ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ ہمارے جنگی قیدیوں کے عزیز و اقارب کی طرح بھارتی جنگی قیدیوں کی ماؤں اور بہنوں اور بیٹیوں کی آنکھیں ان کی جدائی میں نمناک رہیں اس لئے ہم بھارت کی طرف سے کسی خیر سگالی کے مظاہرے کا انتظار کئے بغیر کل ہی تمام بھارتی جنگی قیدیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے ساتھ ہی صدر بھٹو نے اعلان کیا کہ بھارت جتنا عرصہ چاہے ہمارے جنگی قیدیوں کو یرغمال کے طور پر گرفتار رکھے پاکستان کسی بھی حالت میں ان قیدیوں کے مسئلے پر بھارت کو سودے بازی کرنے کی اجازت نہیں دے گا صدر نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بھارت جنرل اسمبلی سلامتی کونسل اور جنیوا کونشن کی قراردادوں کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے ہمارے جنگی قیدیوں کو روکے ہوئے ہے۔ آپ نے کہا بھارت بے شک دنیا بھر کے متفقہ فیصلہ کو ٹھکرا رہا ہے ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔ ہم عالمی رائے عامہ اور بین الاقوامی قانون کا احترام کرتے ہیں۔

صدر نے اعلان کیا کہ اب ملک میں کبھی مارشل لاء نافذ نہیں ہوگا کیونکہ آج سے انصاف پر مبنی عوامی دور کا آغاز ہوگیا ہے آپ نے پاکستان کی مسلح فوجوں کو زبردست خراج تحسین ادا کیا اور کہا۔ کہ عوام کے بنیادی حقوق کو غصب کرنے والوں نے فوج کا بھی استحصال کیا ہے حالانکہ ہماری فوج ایک قابل فخر فوج ہے۔ آپ نے کہا عوام ملک کی سیاست کے اور فوج ملک کے دفاع کی ذمہ دار ہے۔ مجھے امید ہے کہ عوام اور فوج دونوں اپنے اپنے فرائض کو پوری احتیاط اور جوش کے ساتھ ادا کریں گے۔

آج سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس حمود الرحمٰن نے بھی عبوری آئین کے تحت اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ صدر بھٹو نے ایک سادہ مگر پروقار تقریب میں ان سے حلف اٹھوایا۔

نئی دہلی ۲۱ اپریل۔ اندرا گاندھی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ اس وقت پاکستان اور بھارت کی بلند سطح پر بات چیت نہ صرف ممکن ہے بلکہ دونوں کے لئے بے حد ضروری بھی ہے۔

مجیب نے صدر بھٹو کی طرف سے چاول بھجوانے کی پیشکش قبول کرلی

اسلام آباد ۲۱ اپریل معتبر سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شیخ مجیب الرحمٰن نے پاکستان کی جانب سے چاول بھجوانے کی پیشکش قبول کرلی ہے۔ خیال رہے کہ صدر بھٹو نے گزشتہ ۱۳ جنوری کو لاہور میں ایک پریس کانفرنس میں ڈھاکہ کے حکام اور شیخ مجیب الرحمٰن کو پیشکش کی تھی کہ وہ مشرقی پاکستان کے عوام کی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس سلسلہ میں غذائی بحران کا مقابلہ کرنے کے لئے پاکستان ایک لاکھ ٹن چاول مشرقی پاکستان بھجوانے کے لئے تیار ہے۔ ان دنوں ڈھاکہ کے حکام نے اس پیشکش کو قبول نہیں کیا تھا

آج اسلام آباد کے سرکاری ذرائع نے بتایا کہ ڈھاکہ کے حکام نے ایک تیسرے ملک کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ وہ یہ چاول قبول کرنے کو تیار ہیں پاکستان عنقریب اس ملک کے ذریعے چاول ڈھاکہ پہنچانے کے انتظامات کر رہا ہے

گل حسن اور اے رحیم سفیر بنادیئے گئے

اسلام آباد ۲۱ اپریل۔ پاکستان کی بری فوجوں کے سابق کمانڈر انچیف جنرل ریٹائرڈ گل حسن کو آسٹریا میں اور فضائیہ کے سابق سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اے رحیم خان کو سپین میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔

پاکستان سے مارشل لاء اٹھالیا گیا

عبوری آئین نافذ ہوگیا

راولپنڈی۔ ۲۱ اپریل۔ کل نصف شب کو ملک میں عبوری آئین نافذ کر دیا گیا اور مارشل لاء اٹھالیا گیا جس کے بعد سے پاکستان کی سرزمین بے آئین نہیں رہی۔ اور ملک بھر میں آئینی حکومت اور قانون کو بالادستی حاصل ہوگئی ہے۔

صدر بھٹو کی صدارت میں کل رات دس بجکر ۴۵ منٹ پر کابینہ کا اجلاس ہوا جس میں صدر مملکت نے عبوری آئین کی توثیق کر دی۔ اور اس آئین کو آدھی رات سے نافذ کر کے مارشل لاء اٹھانے کا اعلان کر دیا گیا۔

صدر بھٹو نے ۱۴ اپریل کو قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس طلب کیا تاکہ اس میں عبوری آئین منظور کیا جاسکے اور انہوں نے قومی اسمبلی میں افتتاحی تقریر میں اعلان کیا کہ مارشل لاء ۲۱ اپریل کو اٹھا لیا جائے گا۔ قومی اسمبلی نے ۱۷ اپریل کو عبوری آئین منظور کرلیا۔ جس کی کل رات صدر مملکت نے توثیق کر دی اور اس کے بعد مارشل لاء اٹھانے کا اعلان کر دیا گیا۔

پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی بات چیت ۲۶ اپریل کو شروع ہوگی

اسلام آباد ۲۱ اپریل۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایلچیوں کی سطح پر مذاکرات ۲۶ اپریل سے مری میں شروع ہوں گے جن میں صدر بھٹو کی نمائندگی وزارت خارجہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر عزیز احمد کریں گے اور صدر کے نائب خصوصی مسٹر رفیع رضا ان کے معاون ہوں گے۔ بھارتی وفد کی قیادت مسٹر ڈی پی دھر کریں گے۔ جو پالیسی پلاننگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ مسٹر دھر ۲۵ اپریل کو اسلام آباد پہنچ جائیں گے۔

امریکی خلاباز چاند پر اتر گئے

ہوسٹن ۲۱ اپریل۔ امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۶ کی قمری گاڑی "اورین" دو خلا بازوں جان ینگ اور چارلس ڈیوک کو لے کر چاند پر اتر گئی۔ گاڑی چاند کے اٹھارہ ہزار بلند کوہستانی علاقہ میں اتری اپالو کو چاند کے مدار میں داخل کرنے کے بعد خلاباز میٹنگلے جہاز کو چاند سے قریباً ۱۱ میل قریب لے گیا۔ جہاں اورین اپالو سے جدا ہوکر چاند پر اترنے لگی۔ "اورین" کو چاند کے مقررہ مقام پر اتارنے میں تقریباً گیارہ منٹ لگے یہ تمام عمل نہایت عمدگی سے طے پایا۔ اور اس پر ہوسٹن کے کنٹرول سٹیشن پر زبردست خوشی کا اظہار کیا گیا۔ چاند پر اترنے سے قبل جان ینگ نے کنٹرول سٹیشن کو بتایا کہ جس مقام پر اورین اترنے والی ہے وہ اوپر سے ڈھلوان ہوا نظر آتا ہے۔ اور یہ منظر نہایت ہی دلکش اور جاذب نظر ہے۔

سپریم کورٹ نے یحییٰ خان کی حکومت کو غیر قانونی قرار دیدیا

پشاور ۲۱ اپریل پاکستان کی سپریم کورٹ نے سابق صدر یحییٰ خان کی حکومت کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ان کا اقتدار انتہائی غاصبانہ، غیر قانونی اور غیر آئینی تھا۔ اس لئے یحییٰ خان کی غیر قانونی اور غیر آئینی حکومت کے وہ تمام اقدام جن کا تعلق قانون سازی اور انتظامیہ کے معاملات سے تھا کا کوئی جواز نہیں ہے۔ البتہ وہ اقدام جو اس حکومت نے ضرورت کے تحت کئے درست قرار دیئے گئے۔

ملک میں اتحاد اور یکجہتی پیدا کی جائے: خان قیوم

گجرات ۲۱ اپریل۔ وزیر داخلہ عبدالقیوم خان نے عوام سے اپیل کی ہے کہ علاقائی تعصبات کو ترک کر کے ایسی راہ اختیار کی جائے جس سے ملک میں اتحاد، یکجہتی اور خوشحالی پیدا ہو سکے۔ کیونکہ قومی اتحاد کو مضبوط بنانے کے لئے داخلی امن انتہائی ضروری ہے اور ملک میں امن و امان برقرار رکھنے میں عوام بہت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں خان عبدالقیوم خان نے کل یہاں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ مزدوروں کو ہڑتالوں کا سلسلہ ختم کر دینا چاہیئے۔ اور ملک کی مضبوط بنیادوں پر تعمیر کے لئے حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔ صدر بھٹو کے مارشل لاء کے اٹھانے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۲۵ برس سے ملک جس صورت حال سے دوچار تھا وہ قومی اسمبلی کے تین روزہ اجلاس کے بعد ختم ہوگئی ہے انہوں نے کہا کہ داخلی و خارجی مسائل حل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جائے جو ڈسپلن کا پابند ہو۔ وزیر داخلہ نے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی سے امن و امان کی صورت حال پر بات چیت کی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۷۵۴